Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

فون ۹ و ۴۹

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم بدھ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۳۰/۶۵	۳ صفر ۱۳۹۶ھ ۔ ۴ تبلیغ ۱۳۵۵ہش ۔ ۴ فروری ۱۹۷۶ء	نمبر ۲۸

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

قرآن مجید ایک عالمگیر کتاب ہے جو تمام ملکوں کا باہمی رشتہ قائم کرنے آئی ہے

اِس کا پیغام کسی خاص قوم کے لئے نہیں بلکہ رُوئے زمین کی تمام قوموں کیلئے ہے

"ہم پھر اصل مدعا کی طرف رجوع کر کے لکھتے ہیں کہ یہ بات فی الواقعہ صحیح اور درست ہے کہ ابتدائے آفرینش میں بھی ایک الہامی کتاب نوعِ انسان کو ملی تھی مگر وہ وید ہرگز نہیں ہے اور موجودہ وید کو خدا تعالیٰ کی طرف منسوب کرنا اِس پاک ذات کی توہین ہے۔ اِس جگہ اگر کوئی یہ سوال کرے کہ ابتدائے زمانہ میں صرف ایک الہامی کتاب انسانوں کو کیوں دی گئی۔ ہر ایک قوم کے لئے جُدا جُدا کتابیں کیوں نہ دی گئیں؟ اس کا جواب یہ ہے کہ ابتدائے زمانہ میں انسان تھوڑے تھے اور اس تعداد سے بھی کم تر تھے جو ان کو ایک قوم کہا جائے اِس لئے اُن کے لئے صرف ایک کتاب کافی تھی۔ پھر بعد اس کے جب دُنیا میں انسان پھیل گئے اور ہر ایک حصّہ زمین کے باشندوں کا ایک قوم بن گئی اور بباعث دُور دراز مسافتوں کے ایک قوم دوسری قوم کے حالات سے بالکل بے خبر ہوگئی۔ ایسے زمانوں میں خدا تعالیٰ کی حکمت اور مصلحت نے تقاضا فرمایا کہ ہر ایک قوم کے لئے جُدا جُدا رسول اور الہامی کتابیں دی جائیں۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اور پھر جب نوعِ انسان نے دُنیا کی آبادی میں ترقی کی اور ملاقات کرنے کے لئے راہ کُھل گئی اور ایک ملک کے لوگوں کو دوسرے ملک کے لوگوں کے ساتھ ملاقات کرنے کے لئے سامان میسّر آگئے اور اِس بات کا علم ہو گیا کہ فلاں فلاں حصّۂ زمین پر نوعِ انسان رہتے ہیں اور خدا تعالیٰ کا ارادہ ہوا کہ ان سب کو پھر دوبارہ ایک قوم کی طرح بنا دیا جائے اور بعد تفرقہ کے پھر ان کو جمع کیا جاوے تب خدا نے تمام ملکوں کے لئے ایک کتاب بھیجی اور اس کتاب میں حکم فرمایا کہ جس جس زمانہ میں یہ کتاب مختلف ممالک میں پہنچے ان کا فرض ہوگا کہ اُس کو قبول کرلیں اور اُس پر ایمان لاویں اور وہ کتاب قرآن شریف ہے جو تمام ملکوں کا باہمی رشتہ قائم کرنے کے لئے آئی ہے۔ قرآن سے پہلی سب کتابیں مختص القوم کہلاتی تھیں یعنی صرف ایک قوم کیلئے ہی آئی تھیں۔ چنانچہ شامی، فارسی، ہندی، چینی، مصری، رومی یہ سب قومیں تھیں جن کے لئے جو کتابیں یا رسول آئے وہ صرف اپنی قوم تک محدود تھے دوسری قوم سے اُن کو کچھ تعلق اور واسطہ نہ تھا مگر سب کے بعد قرآن شریف آیا جو ایک عالمگیر کتاب ہے اور کسی خاص قوم کے لئے نہیں بلکہ تمام قوموں کے لئے ہے۔"

(چشمۂ معرفت صفحہ ۶۶، ۶۷)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۴ تبلیغ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ:-

پیٹ میں کچھ تکلیف ہے ویسے عام طبیعت اچھی ہے۔

احباب دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت کاملہ عطا فرمائے اور ہمیشہ اپنی خاص تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت تاحال ٹانگوں میں شدید درد اور ضعف کی وجہ سے بہت ناساز ہے۔ احباب خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو اپنے فضل سے کامل و عاجل شفا عطا فرمائے اور تا دیر سلامت رکھے۔ آمین

ایک ضروری اعلان

اِن دنوں جماعت ہائے احمدیہ میں ہفتۂ قرآنِ مجید منایا جا رہا ہے۔ محترم امراء صاحبان اور مربیانِ کرام اس کا خاص اہتمام فرمائیں۔ نیز یہ بھی ضروری ہے کہ ان اجتماعات کی باقاعدہ رپورٹ نظارت کو بھجوائیں یہ رپورٹ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے حضور پیش ہوگی۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن۔ ربوہ)

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

وصولیوں کا دوسرا مرحلہ ۲۹ فروری کو ختم ہوگا

اُن مخلصینِ جماعتِ احمدیہ کی یاددہانی کے لئے جنہوں نے غلبۂ اسلام کی عظیم الشان مہم میں مالی قربانیوں کا وعدہ کر رکھا ہے التماس ہے کہ وصولیوں کا دوسرا مرحلہ ۲۹ تبلیغ ۱۳۵۵ہش (۲۹ فروری ۱۹۷۶ء) کو ختم ہو رہا ہے۔ اس تاریخ تک آپ کے وعدہ کا ۲/۵ حصّہ وصول ہو جانا چاہیئے۔ جزاکم اللہ خیراً۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

ضروری گذارش

مخلصینِ جماعت سے گذارش ہے کہ چندہ جلسہ سالانہ کی ادائیگی کی طرف فوری توجہ فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبد الحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۴ تبلیغ ۱۳۵۵ ہش
۱۴ فروری ۱۹۷۶ء

ہماری ترقی کا حتمی اور یقینی ذریعہ!

اللہ تعالیٰ کی قدیم سے یہ سُنّت ہے کہ وہ اپنے مقبول اور برگزیدہ بندوں کے حق میں اپنی رحمت کے نشان ضرور ظاہر فرماتا ہے۔ رحمت کے نشانوں کے ظہور کا اصل ذریعہ ان مقبولین کا صدق وصفا، اخلاص و وفا اور اطاعت و فدائیت کا وہ پاک نمونہ ہوتا ہے جس کا وہ عُسر اور یُسر دونوں حالتوں میں عظیم الشان مظاہرہ کرتے ہیں۔ آرام و آسائش کا زمانہ ہو یا تنگی اور عسرت کا، اطمینان و سکون اور راحت کا دور ہو یا دُکھ اور مصیبت کا وہ ہر حالت اور ہر صورت میں خدا تعالیٰ کی جناب میں جھکے رہتے اور دعائیں کرتے رہتے ہیں کہ ان کا قادر و توانا اور ارحم الراحمین خدا انہیں اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق عطا فرماتا ہے۔ ان کی یہ عاجزانہ اور متضرعانہ دعائیں جناب الٰہی میں مقبول ہو کر رحمت کے نشانوں کے ظہور کا موجب بنتی ہیں۔ خدا تعالیٰ ان نشانوں کے ذریعہ دنیا پر ان کی مقبولیت کو آشکار کر کے بہتوں کے لئے ہدایت کے سامان کرتا ہے اور اس طرح وہ حق کو دنیا میں پھیلانے کا وسیلہ ثابت ہوتے چلے جاتے ہیں۔ اسی لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مقبولین کے جذبۂ للّٰہیت اور ان کی دعاؤں کو خوارق و معجزات اور نشاناتِ رحمت کی جڑ قرار دیا ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

"نشان کی جڑ دعا ہی ہے۔ یہ اسم اعظم ہے اور دُنیا کا تختہ پلٹ سکتی ہے۔ دُعا مومن کا ہتھیار ہے یہ ضرور ہے کہ پہلے ابتہال اور اضطراب کی حالت پیدا ہو۔"
(الحکم ۱۰ اپریل ۱۹۰۳ء ملفوظات جلد پنجم صـ ۲۷۵)

چونکہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام لوگوں کو اسلام پر عمل پیرا کرا کے انہیں ایسے اوصاف سے متصف کرنے کی غرض سے تشریف لائے تھے کہ جن کے نتیجہ میں انہیں خدا تعالیٰ کی جناب میں قبولیت کا شرف حاصل ہو اور وہ ان کے حق میں رحمت کے نشان ظاہر فرمائے اس لئے آپ نے اپنے متبعین کو اپنی زندگیوں میں پاک تبدیلی پیدا کرنے، خدا میں ہو کر زندگی گزارنے، اس کی رضا کو کل تعلقات پر مقدم رکھنے اور خدا تعالیٰ کے حضور درد و سوز اور خشوع و خضوع کے ساتھ دعائیں کرنے کی نہایت ہی پُر اثر انداز میں نصیحت فرمائی۔ حضور نے فرمایا:۔

"وہ (یعنی خدا تعالیٰ) خارق عادت قدرت اسی جگہ دکھلاتا ہے جہاں خارق عادت تبدیلی ظاہر ہوتی ہے۔ خوارق اور معجزات کی یہی جڑ ہے۔ یہ خدا ہے جو ہمارے سلسلہ کی شرط ہے۔ اس پر ایمان لاؤ اور اپنے نفس پر اور اپنے آراموں پر اور اپنے کل تعلقات پر اُس کو مقدم رکھو اور عملی طور پر بہادری کے ساتھ اس کی راہ میں صدق و وفا دکھلاؤ۔ دُنیا اپنے اسباب اور اپنے عزیزوں پر اس کو مقدم نہیں رکھتی مگر تم اُس کو مقدم رکھو تا تم آسمان پر اُس کی جماعت لکھے جاؤ۔ رحمت کے نشان دکھلانا قدیم سے خدا کی عادت ہے مگر تم اُس حالت میں اِس عادت سے حصہ لے سکتے ہو کہ تم میں اور اُس میں کچھ جُدائی نہ رہے اور تمہاری مرضی اس کی مرضی اور تمہاری خواہشیں اس کی خواہشیں ہو جائیں اور تمہارا سر ہر ایک وقت اور ہر ایک حالت مراد یابی اور نامرادی میں اس کے آستانہ پر پڑا رہے تا جو چاہے سو کرے۔ اگر تم ایسا کرو گے تو تم میں وہ خدا ظاہر ہو گا جس نے مدت سے اپنا چہرہ چھپا لیا ہے۔ کیا کوئی تم میں ہے جو اس پر عمل کرے اور اس کی رضا کا طالب ہو جائے اور اس کی قضاء و قدر پر ناراض نہ ہو سو تم مصیبت کو دیکھ کر اور بھی قدم آگے رکھو کہ یہ تمہاری ترقی کا ذریعہ ہے۔ اور اس کی توحید زمین پر پھیلانے کے لئے اپنی تمام طاقت سے کوشش کرو...... خدا سے ڈرتے رہو اور تقویٰ اختیار کرو اور مخلوق کی پرستش نہ کرو اور اپنے مولیٰ کی طرف منقطع ہو جاؤ اور دُنیا سے دل برداشتہ رہو اور اُسی کے ہو جاؤ اور اُسی کے لئے زندگی بسر کرو اور اُسی کے لئے ہر ایک ناپاکی اور گناہ سے نفرت کرو کیونکہ وہ پاک ہے۔ چاہئے کہ ہر ایک صبح تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے تقویٰ سے رات بسر کی اور ہر ایک شام تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے ڈرتے ڈرتے دن بسر کیا۔ دُنیا کی لعنتوں سے مت ڈرو کہ وہ دھوئیں کی طرح دیکھتے دیکھتے غائب ہو جاتی ہیں اور وہ دن کو رات نہیں کر سکتیں بلکہ تم خدا کی لعنت سے ڈرو جو آسمان سے نازل ہوتی اور جس پر پڑتی ہے اس کی دونوں جہانوں میں بیخ کنی کر جاتی ہے...... خدا چاہتا ہے کہ تمہاری ہستی پر پورا پورا انقلاب آوے اور وہ تم سے ایک موت مانگتا ہے جس کے بعد وہ تم کو زندہ کرے گا...... وہ جو اس کے لئے آگ میں سے ہے وہ آگ سے نجات دیا جائیگا وہ جو اس کے لئے روتا ہے وہ ہنسے گا۔ وہ جو اس کے لئے دنیا سے توڑتا ہے وہ اس کو ملے گا۔ تم سچے دل سے اور پورے صدق سے اور سرگرمی کے قدم سے خدا کے دوست بنو تا وہ بھی تمہارا دوست بن جائے... تم سچ مچ اُس کے ہو جاؤ تا وہ بھی تمہارا ہو جاوے... اگر تم چاہتے ہو کہ آسمان پر فرشتے بھی تمہاری تعریف کریں تو تم ماریں کھاؤ اور خوش رہو اور گالیاں سنو اور شکر کرو اور ناکامیاں دیکھو اور پیوند مت توڑو۔ تم خدا کی آخری جماعت ہو سو وہ عمل نیک دکھلاؤ جو اپنے کمال میں انتہائی درجہ پر ہو... تم اپنے دلوں کو سیدھے کر کے اور زبانوں اور آنکھوں اور کانوں کو پاک کر کے اس کی طرف آجاؤ کہ وہ تمہیں قبول کریگا۔" (کشتی نوح)

پس وہ راستہ جسے اللہ تعالیٰ نے ہماری ترقی کا ذریعہ قرار دیا ہے اور جس سے اپنے مسیح پاک کے ذریعہ اُس نے ہمیں آگاہ فرمایا ہے یہ ہے کہ ہم مصیبت کو دیکھ کر اور بھی آگے قدم رکھیں اور دنیا سے دل برداشتہ ہو کر اپنے مولیٰ حقیقی کی طرف منقطع ہو جائیں اور اُسی کے لئے زندگی بسر کریں۔ ہر ایک حالتِ مراد یابی اور نامرادی میں ہمارا سر اُسی کے آستانہ پر جھکا رہے اور ہم تضرع اور عاجزی کے ساتھ اُس کے حضور دُعائیں کرنا اور گڑگڑانا اپنی عادت کر لیں اور اس قدر دُعائیں کریں کہ اپنے گھروں کو ہمیشہ دُعاؤں سے پُر رکھیں۔ اگر ہم ایسا کریں گے تو وہ خدا ہمیں اپنی جناب میں قبول کریگا۔ وہ ہم میں ظاہر ہو گا اور اپنی قبولیت اور معیت کے نشان ظاہر فرمائے گا کیونکہ اپنے مقبول اور برگزیدہ بندوں کے لئے رحمت کے نشان ظاہر کرنا اُس کی ایک قدیم سُنّت ہے اور وہ اپنی سُنّت کو کبھی تبدیل نہیں کرتا۔ وہ اپنے وعدوں کو پورا کرتا چلا آرہا ہے اور آئندہ بھی کرتا چلا جائے گا بشرطیکہ ہم سب طرف سے منقطع ہو کر اُسی کے ہو جائیں۔

اسرارِ حیات

آ بتاؤں میں تجھے اے دوست اسرارِ حیات
کی ہے پیدا خالقِ عالم نے کیونکر یہ کائنات
یہ زمیں یہ آسماں یہ چاند اور یہ آفتاب
شب کی تاریکی میں روشن یہ ستاروں کی برات
یہ گل و گلزار اور یہ چہچہاتی بلبلیں
یہ ہوا یہ کوہ و صحرا یہ جمادات و نباتات
دے رہے ہیں سب زبانِ حال سے اُس کا پتہ
ذات ہے جس کی ہے قائم یہ جہانِ بے ثبات
اُس کی قدرت کی تجلّی دیدنی ہے ہمنشیں
ایک کُن سے جس نے پیدا کی ہے ساری کائنات
کنزِ مخفی کی تجلّی جلوہ گر ہے چار سُو
یہ جہاں ہے فی الحقیقت مظہرِ ذات و صفات
دستِ قدرت کا ہے تو سب سے نمایاں شاہکار
لاجرم ہے ایک زندہ معجزہ تیری حیات
کیا کبھی سوچا بھی ہے تو نے کہ یہ کیا بھید ہے
مشرق و مغرب میں ہے کیوں گرم بازارِ ممات
بھول کر حق کو ہے سیم و زر کے لالچ میں پڑا
تو نے پیدا کی ہیں خود اپنے لئے یہ مشکلات
ہاتھ سے اپنے بنا کر تو خدا سمجھا انہیں
ہوش کر کچھ اے اسیرِ فتنۂ لات و منات
عاقبت محمود اپنی چاہتا ہے تو اگر
پڑھ محمد مصطفیٰ کی زندگی کے واقعات

محمد صدیق امرتسری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خلافت حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ

محترم مولوی دوست محمد صاحب شاہد مؤلف تاریخ احمدیت

(۲)

حضرت عمار بن یاسرؓ فرماتے ہیں:
"رأیتُ رسولَ اللہ وما معه الا خمسة اعبُدٍ وامرأتان وابوبکر"
(بخاری باب ابی بکر الصدیق)

میں نے اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی جب آنحضورؐ سمیت صرف پانچ افراد تھے ایک غلام، دو عورتیں اور حضرت ابوبکرؓ۔

حضرت علامہ طبرسی اپنی تفسیر "مجمع البیان" میں آیت "والسابقون الاولون من المهاجرين والانصار" کی تفسیر میں تحریر فرماتے ہیں:-

"وقیل ان اول من اسلم بعد خديجة ابوبكر"
(مجمع البیان سورۃ توبہ تالیف ۱۳۶۸)

حضرت خدیجہؓ کے بعد سب سے پہلے اسلام لانے والے حضرت ابوبکرؓ تھے۔

ابن عساکر نے حضرت علیؓ کے حوالہ سے اور عبداللہ بن احمد نے اپنی کتاب "زوائد الزہد" میں حضرت عباسؓ کی زبانی لکھا ہے کہ حضرت ابوبکرؓ کو اسلام میں اولیت حاصل ہے۔
(تاریخ الخلفاء للسیوطی صفحہ ۷۵)

حضرت ابن عباسؓ کی یہ روایت بھی امام زرقانی نے لکھی ہے کہ آنحضرت نے غار ثور میں ابوبکر صدیقؓ کے لئے جناب الٰہی میں دعا کی تو ساتھ ہی آپ سے فرمایا:-

"رحمك الله صدقتني حين كذبني الناس ونصرتني حين خذلني الناس وآمنت بي حين كفر بي الناس وآنستني في وحشتي"
(زرقانی جلد ا ص ۳۳۵)

اے ابوبکر خدا تم پر نظر رحمت فرمائے تو نے اس وقت میری تصدیق کی جب سب لوگوں نے مجھے جھٹلا دیا، تو نے اس وقت میری مدد کا بیڑہ اٹھایا جب لوگ مجھے بے یار و مددگار چھوڑ گئے، تو اس وقت مجھ پر ایمان لایا اور میرے ایام کرب وبلا میں میرے لئے شریک غم بنا جب دوسرے لوگ منکر ہو چکے تھے۔

شاعر النبی حضرت حسانؓ کیا خوب فرماتے ہیں:-

الثانی التالی المحمود مشهده
واول الناس منهم صدق الرسلا

حضرت ابوبکرؓ ہی ہیں جو غار ثور میں آنحضرتؐ کے ثانی تھے جنہوں نے آپ کی پیروی میں اپنے آپ کو بالکل محو کر دیا تھا اور وہ ہر کام کو حسین بنا دیتے تھے۔ آنحضرتؐ پر سب سے پہلے ایمان لانے کی سعادت بھی آپ ہی کو نصیب ہوئی۔ "ثانی اثنین" کی اسی خصوصیت کے پیش نظر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار حضرت ابوبکرؓ سے خود ارشاد فرمایا:

"یا ابابکر ان الله اعطانی ثواب من آمن به منذ خلق الله آدم الى ان تقوم الساعة وان الله اعطاك يا ابابكر ثواب من آمن بي منذ بعثني الى ان تقوم الساعة"
(دیلمی بحوالہ کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۳۱۵)

حضرت سیدنا علی ابن ابی طالبؓ جنہیں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے "رابع الخلفاء" (چوتھے خلیفہ) کا مقدس خطاب عطا فرمایا۔
(فروع کافی جلد ۲ صفحہ ۲۱۰)
ینابیع المودۃ صفحہ ۱۴۲)
(تالیف شیخ سلیمان بلخی مطبوعہ مکتبہ العرفان بیروت)

یہ روایت آپ کی بیان فرمودہ ہے اور اس کا مفہوم یہ ہے کہ اے ابوبکر اللہ تعالیٰ نے مجھے ان سب انسانوں کا ثواب عطا فرما دیا ہے جو تخلیق آدم سے لے کر قیامت تک خدا پر ایمان لائیں گے اور تجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان تمام لوگوں کا ثواب ملے گا جو میری بعثت سے قیامت تک میرے ماننے والوں میں شامل ہوں گے۔

۲۔ شانِ صدیقیت

ثانی اثنین کے آسمانی خطاب یافتہ ابوبکر صدیقؓ کی شانِ صدیقیت کی بھی شان یہی ہوتی ہے کیونکہ قرآن مجید (سورۃ نساء ع ۹) سے قطعی طور پر ثابت ہے کہ نبی کے بعد دوسرا درجہ کمال صدیق ہی کو حاصل ہے اور صدیق کی تعریف یہ ہے کہ جو شخص خدا کے نبی سے کوئی نشان نہیں مانگتا اور صورت دیکھ کر اس کو پہچان لیتا اور سب سے اول قبول کر لیتا ہے وہ صدیق کہلاتا ہے۔

چنانچہ حکیم الملت حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی فرماتے ہیں:

"صدیق کی سب سے بڑی علامت یہ ہے کہ وہ سب سے پہلے ایمان لاتا ہے اور بغیر معجزہ کے لاتا ہے"
(اسوہ صحابہ جلد ۲ ص ۳۲۶ از مولانا عبدالسلام ندوی)

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کی یہ بیان فرمودہ تعریف جو فیضان نبوت کے جاری ہونے پر محکم اور ناقابل تردید اور فیصلہ کن دلیل ہے اس کی تائید دوسرے اکابر امت نے بھی فرمائی ہے۔ چنانچہ دہلی کے شہرہ آفاق صوفی حضرت خواجہ محمد ناصرؒ کے ملفوظات و ارشادات میں لکھا ہے:

"صدیق وہ لوگ ہیں جو انبیاء کی نبوت کی سب سے پہلے تصدیق کریں اور انبیاء علیہم السلام کے ذریعہ سے خدا کی وحدانیت کی تصدیق کریں"

(میخانہ درد ص ۵۰ ۱۹۱۰ء مرتبہ سید ناصر نذیر فراق دہلوی)
مجدد امت حضرت علامہ جلال الدین السیوطیؒ نے جلاء العیون شریف میں لکھا ہے:-

"افضل اصحاب الانبياء اسبقهم في الصدق والتصديق"

انبیاء کے افضل ترین صحابہ جو صدق اور تصدیق کا انتہائی مقام رکھتے ہیں صدیق کہلاتے ہیں۔

حضرت شاہ رفیع الدینؒ اپنے ترجمہ قرآن کے حاشیہ میں فرماتے ہیں:
"صدیق وہ ہے کہ جو سچی بات آوے اس کا جی آپ ہی اس پہ گواہی دے"

نامور مصری عالم عطا حسینی لکھتے ہیں کہ ائمہ اسلام حضرت ابوبکرؓ کے صدیق ہونے پر متفق ہیں۔ کیونکہ آپ نے سب سے پہلے رسالت محمدیہ کی تصدیق کی۔
(لانه اول من بادر بالتصديق بالرسالة — صحبة الایام جلد ا صفحہ ۱۶۰)

اب صحیح اور مستند احادیث و آثار کا مطالعہ کریں تو قطعی طور پر ثابت ہو جائے گا کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار صحابہ رسولؐ میں سے صاحب الغار ثانی اثنین ابوبکرؓ ہی وہ منفرد اور مخصوص وجود ہیں جن کا نام رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے صدیق رکھا گیا چنانچہ حضرت شیخ الثقہ علامہ محمد بن یعقوب الکلینی تفسیر قمی ص ۲۶۹ میں (جسے امت کا ایک طبقہ اصح الکتب بعد القرآن یقین کرتا ہے) تحریر فرماتے ہیں:-

"لما کان رسول الله صلی الله علیه وسلم فی الغار فقال لابی بکر ... انت الصدیق"

جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم غار ثور میں تھے تو اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکرؓ سے فرمایا تو صدیق ہے۔

حضرت علامہ باقر مجلسی اپنی مشہور تصنیف "بحار الانوار" (جلد ۶ ص ۴۴۵) میں تحریر فرماتے ہیں:-

"عن خالد بن نجیح قال قلت لابی عبد الله جعلت فداك سمی رسول الله صلی الله علیه وسلم ابابکر الصدیق؟ قال نعم"

خالد بن نجیح کی روایت ہے کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا میں آپ پر قربان ہو جاؤں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر کو الصدیق کا نام دیا تھا آپ نے جواب دیا ہاں۔

حضرت امام جعفر صادقؑ سے بھی دریافت کیا گیا کہ تلوار چاندی سے آراستہ کرنا جائز ہے یا نہیں۔ امام علیہ السلام نے فرمایا جائز ہے۔ کیونکہ ابوبکر صدیق کی تلوار چاندی سے مرصع تھی۔ راوی نے کہا کہ اے امام کیا آپ بھی ابوبکرؓ کو صدیق کہتے ہیں۔ یہ سن کر حضرت امام جعفر صادق نے پورے جاہ و جلال سے فرمایا۔

"نعم الصدیق نعم
الصدیق نعم الصدیق
فمن لم یقل لہ الصدیق
فلا صدق اللہ قولہ
فی الدنیا والآخرۃ"

(کشف الغمہ فی معرفۃ الائمہ ص ۲۲۰ مصنفہ ابوالحسن علی بن عیسیٰ بحوالہ [illegible] ص [illegible] حاشیہ محمد بن محمد الباقری ناشر ایم شمس الدین تاجر کتب انارکلی لاہور)

یعنی ابوبکر صدیق ہیں، صدیق ہیں، صدیق ہیں اور جو انہیں صدیق تسلیم نہ کرے اللہ تعالیٰ دنیا و عقبیٰ میں اس کی کسی بات کی تصدیق نہ کرے۔

یہی نہیں شیر خدا خاتم الاولیاء حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ (تفسیر صافی جلد ۲ ص ۱۱۱) نے فرمایا

"ان اللہ ھو الذی سمّی
ابابکر علیٰ لسان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
صدیقا"

(ابونعیم بحوالہ کنز العمال
جلد ۶ ص ۳۱۴)

یقیناً خدا ہی ہے جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک پر ابوبکر کا نام صدیق رکھا ہے۔

ایک اور موقعہ پر حضرت علیؓ نے خدا کی قسم کھا کر کہا:۔

"اللہ انزل اسم ابی بکر
من السماء الصدیق"

(ایضاً ص ۳۱۴)

یعنی خدا نے ابوبکرؓ کا نام الصدیق آسمان سے نازل فرمایا ہے۔

حضرت ابوہریرہؓ کی حدیث ہے۔

"عرج بی الی السماء
فما مررت بسماء
الا وجدت فیہا
اسمی محمد رسول اللہ
وابوبکرن الصدیق من
خلفی"

(تعقبات سیوطی ص ۵۷ از علامہ سیوطی المتوفی ۹۱۱ مطبع محمدی لاہور ۱۸۸۶ء)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جب مجھے آسمانوں کا معراج کرایا گیا تو جس آسمان سے بھی گزرا میں نے اپنا نام محمد رسول اللہ (لکھا ہوا) پایا اور ابوبکر صدیق میرے پیچھے پیچھے تھے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حسان بن ثابت سے فرمایا کہ ابوبکر کی نسبت کوئی شعر کہا ہو تو سناؤ۔ اس پر انہوں نے یہ شعر پڑھے۔

وثانی اثنین فی الغار المنیف وقد
طاف العدو بہ اذ یصعد الجبلا
وکان ردف رسول اللہ قد علموا
من البریۃ لم یعدل بہ رجلا

(کنز العمال جلد ۶ ص [illegible])
(نہج البلاغہ شرح ابن حدید [illegible] ۲۱)

جب آپ پہاڑ پر چڑھ رہے تھے تو دشمن پہاڑ کے چاروں طرف چکر لگا رہا تھا۔ انہوں نے جان لیا کہ آپ ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے آ رہے ہیں اور مخلوق میں ان کا ہم پلہ اور کوئی آدمی نہیں ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ شعر سن کر بہت محظوظ ہوئے اور فرمایا حسان تم نے سچ کہا [illegible] ایسا ہی ہے۔

حضرت ابوبکرؓ نے اپنی شان صدیقی کے مطابق قربانیاں بھی دیں مالی اور جانی اعتبار سے جو ان گنت تھیں اور [illegible] سرانجام دئے تاریخ اسلام ان سے بھری پڑی ہے۔ مشہور واقعہ ہے کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ قبل از ہجرت ایک سے زیادہ دفعہ اپنا کل گھر اور نثار کر چکے تھے حتیٰ کہ سوئی تک کو بھی اپنے گھر میں نہ رکھا تھا۔ غزوۂ تبوک جیسے مصیبت کے ایام میں بھی سب صحابہؓ سے سبقت لے گئے اور آپ نے سب کچھ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر کر دیا آنحضرت نے پوچھا ما ابقیت لاھلک ابوبکر اپنے اہل و عیال کے لئے کیا باقی رکھا ہے؟ عرض کیا ابقیت لھم اللہ و رسولہ (کنز العمال جلد ۶ ص ۳۱۲) میں ان کے لئے اللہ اور اس کا رسول چھوڑ آیا ہوں۔

پروانے کو چراغ ہے بلبل کو پھول بس
صدیق کے لئے ہے خدا کا رسول بس

۳۔ خلافت بلا فصل

میرے بزرگو اور عزیزو!

"ثانی اثنین" کے قرآنی خطاب میں جہاں یہ بتایا گیا ہے کہ ابوبکر صدیقؓ نے سب سے پہلے اسلام قبول کیا اور مقام صدیقیت پر فائز ہوئے وہاں اس میں وصال نبوی کے معاً بعد آپ کے خلیفہ راشد ہونے کی حیرت انگیز پیشگوئی بھی کی گئی تھی۔ چنانچہ بعض ثقہ روایات سے ثابت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اس کا انکشاف بذریعہ وحی خفی ہجرت کے وقت ہی ہو چکا تھا چنانچہ "رابع الخلفاء" سیدنا حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں:۔

"قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم لجبریل
من یہاجر معی قال
ابوبکر وھو یلی
امر امتک من بعدک"

(کنز العمال جلد ۶ ص ۳۱۲)

پیغمبر خدا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل امین سے پوچھا میرے ساتھ کون ہجرت کرے گا؟ کہا ابوبکر! اور وہی آپ کے بعد آپ کی امت کے والی ہوں گے

"مہبط الوحی" "منقذ الاسلام" حضرت الشیخ علی بن ابراہیم القمی تحریر فرماتے ہیں:۔

"ان ابابکر یلی الخلافۃ
من بعدی ثم من
بعدہ ابوک فقالت
من اخبرک بھذا!
قال اللہ اخبرنی"

تفسیر قمی
(زیر تفسیر سورۃ تحریم)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حفصہ بنت عمرؓ سے فرمایا کہ میرے بعد ابوبکر خلیفہ ہوں گے پھر تمہارے والد عمر۔ انہوں نے عرض کی حضور کو کس نے خبر دی؟ فرمایا اللہ نے مجھے بتایا ہے۔

علامہ [illegible] نے بھی "تفسیر [illegible]" میں یہ روایت درج فرمائی ہے۔ فرق صرف یہ ہے کہ "اللہ اخبرنی" کی بجائے "نبانی العلیم الخبیر" کے الفاظ لکھے ہیں جس کے معنے ہیں کہ مجھے علیم و خبیر نے مطلع کیا ہے کہ میرے بعد یکے بعد دیگرے ابوبکر اور عمر مسند خلافت پر متمکن ہوں گے۔

اسی طرح حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی شہادت ہے کہ مجھے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مرض الموت میں فرمایا کہ اپنے باپ ابوبکرؓ اور اپنے بھائی کو میرے پاس بلاؤ تا کہ میں ایک تحریر لکھ دوں کیونکہ میں اس بات سے ڈرتا ہوں کہ تمنا کرنے والے تمنا کریں۔ اور کوئی کہنے والا کہے کہ میں حقدار ہوں نہ کوئی اور مگر پھر اس ارادہ کو آپ نے ترک کر دیا اور فرمایا:۔

"ویابی اللہ والمومنون
الا ابابکر"

(صحیح مسلم [illegible] کتاب [illegible] باب [illegible] ابی بکرؓ)

کہ اللہ اور مومنین ابوبکر صدیق کے سوا دوسرے کی خلافت کا انکار کر دیں گے

ایک بدوی نے چند اونٹ رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس فروخت کئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا فکر نہ کرو اگر میں اپنی زندگی میں قیمت نہ دے سکا تو میرا قرض ابوبکر صدیق ادا کریں گے۔

(ایضاً ص ۳۱۴)

ایک عورت نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ دریافت کیا حضور علیہ السلام نے فرمایا پھر آنا وہ بولی اگر میں آؤں اور آپ کو نہ پاؤں مطلب یہ کہ حضور فوت ہو چکے ہوں تو پھر کیا کروں۔

فرمایا:۔

"ان لم تجدینی
فأتی ابابکر"

(بخاری مصری جلد ۲ ص ۱۵۵)

اگر تو مجھے نہ پائے تو ابوبکر صدیق کے پاس آنا۔

(باقی)

درخواست دعا۔ ہماری مجلس خدام الاحمدیہ کے قائد مکرم مسعود احمد صاحب [illegible] حادثہ میں زخمی ہو گئے تھے [illegible] کوشش [illegible] کے بعد [illegible] ہسپتال [illegible] دعا کی درخواست ہے [illegible]

گوشوارہ وصولی چندہ تحریک جدید سال ۴۲/۴۱ لغایت ۳۱/۱۲/۷۵

اضلاع صوبہ پنجاب و صوبہ سرحد

نمبر شمار	نام ضلع (پنجاب)	وصولی فیصد
۱	ضلع جھنگ	۷۳ فیصد
۲	" میانوالی	۴۵ "
۳	" لائل پور	۹۹ "
۴	" سرگودھا	۸۷ "
۵	" لاہور	۷۹ "
۶	" گوجرانوالہ	۹۱ "
۷	" سیالکوٹ	۹۴ "
۸	" شیخوپورہ	۶۰ "
۹	" گجرات	۹۹ "
۱۰	" جہلم	۸۶ "
۱۱	" راولپنڈی	۷۵ "
۱۲	" کیمبل پور	۳۰ "
۱۳	" بہاولپور	۱۰۰ "
۱۴	" بہاول نگر	۱۰۰ "
۱۵	" رحیم یار خان	۱۰۰ "
۱۶	" ملتان	۹۸ "
۱۷	" ساہیوال	۹۲ "
۱۸	" مظفر گڑھ	۸۲ "
۱۹	" ڈیرہ غازیخان	۱۰۰ "

نمبر شمار	نام ضلع (سرحد)	وصولی فیصد
۱	ضلع پشاور	۱۰۰ فیصد
۲	" کوہاٹ	۴۰ "
۳	" بنوں	۱۰۰ "
۴	" ایبٹ آباد	۱۰۰ "
۵	" مردان	۸۶ "
۶	" ڈیرہ اسماعیل خان	۴۸ "
	علاقہ آزاد کشمیر	۹۹ "

ضروری نوٹ

دیگر اضلاع کا گوشوارہ انشاء اللہ دوسری قسط میں پیش کیا جائے گا۔ اس صورتِ حال کے پیش نظر جو گوشوارہ سے ظاہر ہے متعلقہ عہدیداران سے درخواست ہے کہ بقایا جات کی وصولی کو مجلس مشاورت سے پہلے عمل میں لا کر عنداللہ ماجور ہوں۔

وکیل المال اول
تحریک جدید

اعلان نکاح

۱۔ مورخہ ۲۳/۱/۷۶ بروز جمعہ چوہدری محمد نواز صاحب ولد چوہدری محمد طفیل صاحب قوم راجپوت سکنہ رائے پور ڈاکخانہ خانیور سیدان تحصیل پسرور براستہ چونڈہ کا نکاح ہمراہ عزیزہ مقبول بی بی (عرف جنتے) بنت ولی محمد صاحب قوم کھٹی سکنہ ولیاں والا ڈاکخانہ مرید کے تحصیل و ضلع شیخوپورہ حال رائے پور ڈاکخانہ خانیور سیدان تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ بعوض مبلغ ایک ہزار روپیہ حق مہر مکرم ڈاکٹر غلام محمد صاحب معلم وقفِ جدید نے پڑھا۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو بابرکت کرے۔ آمین
(رانا قیصر احمد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ رائے پور)

۲۔ میری بیٹی عزیزہ پروین شاہزادی سلمہا کا نکاح عزیزم بشارت اللہ سلمہ ابن مکرم ماسٹر [illegible] الدین صاحب ساکن بھکھو کے ضلع سیالکوٹ کے ساتھ دو ہزار روپیہ حق مہر پر مکرم حافظ بشیر الدین عبیداللہ صاحب نے ۱۹ دسمبر ۱۹۷۵ء بروز جمعۃ المبارک خاکسار کے مکان واقع دارالصدر جنوبی ربوہ پر پڑھا۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے دینی و دنیوی لحاظ سے بابرکت کرے اور ثمرات حسنہ سے نوازے۔ آمین (چوہدری محمد شریف کارکن وکالت علیا تحریک جدید ربوہ)

۳۔ محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ نے مورخہ ۲۳/۱/۷۶ بروز جمعۃ المبارک بعد نماز عصر مسجد مہدی گولبازار ربوہ میں میرے دو بیٹوں کے نکاح کا اعلان فرمایا۔
(۱) عزیز گلزار احمد کا نکاح ہمراہ عزیزہ رفعت رحمٰن بنت خواجہ عبدالرحمٰن صاحب سرگودھا حال دارالصدر شمالی ربوہ بعوض مبلغ دو ہزار روپیہ حق مہر پڑھا۔
(۲) عزیز افتخار احمد کا نکاح ہمراہ عزیزہ فرحت جبین بنت خواجہ عبدالرشید صاحب ڈھڈرانجھا حال سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ بعوض دو ہزار روپیہ حق مہر پڑھا۔
احباب جماعت کی خدمت میں دونوں رشتوں کے بابرکت ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔
(خواجہ مشتاق احمد ولد حاجی دوست محمد صاحب پوری کوٹ مومن تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا)

محترمہ امۃ اللہ بشیرہ بیگم صاحبہ مرحومہ کا ذکرِ خیر

(مکرم میر یوسف سعید صاحب۔ کراچی)

میری حقیقی پھوپھی محترمہ امۃ اللہ بشیرہ بیگم صاحبہ جن کا لاہور میں ۱۱ جنوری ۱۹۷۶ء کو انتقال ہوگیا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ حضرت میر محمد سعید صاحب مرحوم امیر جماعت حیدر آباد دکن کی بڑی صاحبزادی تھیں اور دکن کے مشہور حکیم عبداللہ خان کی نواسی تھیں۔ آپ شہر حیدر آباد دکن میں پیدا ہوئیں۔

میرے جدِ امجد حضرت میر عبدالعزیز نے ۱۸۴۶ء کے معاہدہ کشمیر کے بعد کشمیر سے ترک وطن کر کے حیدر آباد دکن کو وطنِ ثانی بنالیا تھا۔ عالم دین تھے۔ درس و تدریس میں اپنا مقام پیدا کر لیا تھا۔ حضرت میر محمد سعیدؓ نے اپنے والد کی طرح فقہ و منطق و حدیث اور دوسرے علوم کی تکمیل کے بعد درس و تدریس کا سلسلہ جاری رکھا۔ آپ کے تلامذہ میں حیدر آباد دکن کی مشہور شخصیتیں شامل ہیں۔ اسی زمانہ میں احمدیت بھی پھیلنے لگی۔ حضرت میر محمد سعیدؓ اور آپ کے چند شاگرد رشید خاص کر ابوالجمال آزاد رجسٹرار۔ قاضی محمد علیم الدین (یہ میرے حقیقی نانا تھے) سید بشارت احمد ایڈووکیٹ۔ جسٹس نواب اکبر یار جنگ اور ڈاکٹر سید روح اللہ احمدیت کے حلقہ بگوش ہوگئے اور جماعت آپ کی امارت میں قائم ہوئی۔

۱۹۱۵ء میں حضرت میر محمد سعیدؓ نے [illegible] لکھ کر شائع فرمائی۔ ترجمہ شاہ ولی اللہؒ کے فارسی ترجمہ سے ملتا ہوا سلیس اردو میں ہے اور عام تحت اللفظ ترجمہ سے ہٹ کر عام فہم طرز پر ترجمہ کیا۔

میری پھوپھی جان نے اس ماحول میں آنکھ کھولی اور پروان چڑھیں۔ آپ کا عقد سید بشارت احمد صاحب سے ہوا۔ یہ عدالتِ عالیہ عثمانیہ کے نامور وکیل تھے۔ زندگی میں ایک مرتبہ آپ کو اسی عدالتِ عالیہ میں جج کا عہدہ بھی پیش کیا گیا لیکن امیر جماعت احمدیہ ہی رہے اور دین کی خدمت میں مگن رہے۔ وکالت اور منصب جو خاندانی تھی پر ہی گزارہ کیا۔ طمع نہ کی۔ دن رات جماعت کی تنظیم اور وقار کے لئے کوشاں رہے۔ اپنے عزیز ترین شوہر کی طرح میری پھوپھی جان بھی قدم بقدم جماعت کی خدمت کرتی رہیں۔ لجنہ اماء اللہ کے قیام سے جماعت حیدر آباد کی صدر لجنہ رہیں۔ ۱۹۱۳ء سے وصیت کی بحیثیت موصی پابند رہیں۔ جماعت کی خواتین کی اصلاح کے لئے بہت کچھ کام کیا۔ شادی بیاہ میں شریک رہتیں فضول رسومات سے بچاتیں۔ غموں میں ان کا غم بٹاتیں۔ جماعت کی ہر لڑکی کو بیٹی کی طرح چاہتیں۔ آپ کی اکثر نمازیں باجماعت ادا ہوتیں۔ آپ کی زندگی ایک شمع فروزاں تھی۔ سخاوت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ کبھی بخل سے کام نہ لیا۔ ہمیشہ دین کو دنیا پہ مقدم رکھا۔

غالباً ۱۹۴۲ء میں شوہر وفات پاگئے اور بعد میں حقیقی چھوٹے بھائی میر احمد سعید ۱۹۵۸ء میں فوت ہوگئے۔ قریبی رشتہ دار نہ رہے اور صحت جواب دینے لگی تو میری چھوٹی پھوپھی محترمہ مبشرہ بیگم (اہلیہ صاحبزادہ عبدالسلام صاحب عمر) نے اپنے پاس بلوالیا۔ چار سال لاہور میں رہیں۔ ہمشیرہ نے تیمارداری اور خدمت میں کوئی کسر نہ چھوڑی۔ بالآخر وہ اللہ کو پیاری ہوگئیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو فردوس بریں میں بلند درجات عطا فرمائے۔ آمین

(میر یوسف سعید عفی عنہ۔ کراچی ۲۹)

مطالعہ کتب

ماہ فروری میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "انفاخ قدسیہ" مقرر کی گئی ہے۔ قائدین اس کتاب کو ضرورت کے مطابق منگوا کر اپنے خدام سے مطالعہ کروائیں۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

مرکزی سالانہ امتحانات

امسال مرکزی سالانہ امتحانات جون میں ہوں گے۔ مجالس کو ابھی سے اس کی تیاری شروع کروا دینی چاہئیے۔ تاریخ کا بعد میں اعلان کیا جائے گا۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

ہر ماہ رپورٹ باقاعدہ ارسال کرنا قائدین کی اہم ذمہ داری ہے۔ (معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ساتویں صدی ہجری

بزرگانِ سلف کے عقائد

سرتاجِ اولیاء حضرت مولانا جلال الدین رُومی رحمۃ اللہ علیہ

سرتاجِ اولیاء حضرت مولانا جلال الدین رومیؒ (ولادت ۶۰۴ھ/۱۲۰۷ء وفات ۶۷۲ھ/۱۲۷۳ء) کی شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ آپ ہی وہ بزرگ عالی مقام ہیں جن کی مثنوی فارسی زبان میں قرآن مجید کی بہترین تشریح تسلیم کی جاتی ہے۔

مولانا رومیؒ نے آیت خاتم النّبیّین کی نہایت عارفانہ تفسیر کرتے ہوئے فرمایا ہے ؎

بہرِ این خاتم شد است اُو کہ بجود
مثلِ اوئے بود وئے خواہند بود
چونکہ در صنعت برد استاد دست
نے تو گوئی ختم صنعت بر تو است
(مثنوی دفتر ششم)

ترجمہ:- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اِس وجہ سے خاتم ہیں کہ سخاوت یعنی فیض پہنچانے میں نہ آپ جیسا کوئی ہوا ہے نہ ہوگا۔ جب کوئی کاریگر اپنی صنعت میں انتہائی کمال پر پہنچے تو اے مخاطب! کیا تُو یہ نہیں کہتا کہ تجھ پر کاریگری ختم ہو گئی۔

اِس حقیقت کی وضاحت کے علاوہ آپ نے یہ بھی نصیحت فرمائی ؎

مکر کن در راہِ نیکو خدمتے
تا نبوّت یابی اندر اُمتے
(مثنوی دفتر پنجم)

اے انسان نیکی کی راہ میں کوئی ایسی نیکی بجا لا کہ تجھے اُمّت کے اندر نبوّت مل جائے۔

خاندان حضرت صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب شہید رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں
نکاح کی مُبارک تقریب

خاکسار کے بیٹے عزیزم صاحبزادہ امجد لطیف آف کینیڈا کا نکاح عزیزہ نصرت جہاں شمس بنت محترم شمس الدین خان صاحب مرحومؒ آف پشاور کے ساتھ مبلغ تیس ہزار روپے حق مہر پر مورخہ ۳۱؍جنوری ۱۹۷۶ء (۳۱؍صلح ۱۳۵۵ ہش) بعد نماز عصر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہِ شفقت پڑھا۔ عزیز امجد لطیف حضرت صاحبزادہ سید عبد اللطیف صاحب شہید رضی اللہ عنہ کا پوتا ہے۔

احبابِ جماعت سے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ یہ نکاح ہر دو خاندانوں کے لئے ہر دو رجہ مبارک اور بابرکت فرمائے۔ آمین یا ربّ العٰلمین۔

خاکسار (صاحبزادہ) محمد طیب لطیف۔ ربوہ

جامعہ احمدیہ میں ایک لیکچر

۵؍جنوری بروز جمعرات چار بجے شام جامعہ احمدیہ ہال میں مکرم صوفی محمد اسحٰق صاحب سابق مبلغ مشرقی و مغربی افریقہ

"THE FIELD WORK OF A MUSLIM MISSIONARY"

کے موضوع پر خطاب فرمائیں گے۔ شائقین حضرات سے شرکت کی درخواست ہے۔

(الامین للجمعیۃ العلمیہ بالجامعۃ الاحمدیہ)

درخواستِ دُعا:- میری ہمشیرہ (اہلیہ مکرم شیخ بشیر احمد صاحب آف مراد کلاتھ ہاؤس لائلپور) کی طبیعت کافی دنوں سے خراب ہے نیز ان کی دو بیٹیاں بھی بیمار ہیں۔ احباب سے ان کی شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (لطیف احمد اکمل منیجر یونائیٹڈ بنک لمیٹڈ۔ ربوہ)

دُعائے مغفرت

(۱) برادرم شیخ عبد الرحمٰن صاحب آف کراچی بندش پیشاب کی تکلیف سے دو دن بیمار رہ کر ۲۶؍جنوری ۱۹۷۶ء کو ڈیڑھ بجے بعد دوپہر کراچی میں وفات پا گئے۔ اِنّا للّٰہ و اِنّا الیہ راجعون۔ مرحوم دو سال سے اپنے بچوں کے پاس کراچی میں مقیم تھے۔ ستر سال کی عمر پائی۔

مرحوم شاہ پور ضلع گورداسپور مشرقی پنجاب میں ۱۹۰۶ء میں پیدا ہوئے۔ منڈی بورے والا مغربی پنجاب میں پٹواری مال رہے اور عرصہ تک جماعت احمدیہ منڈی بورے والا کے سیکرٹری مال کے عہدہ پر فائز رہ کر خدماتِ دینیہ بجالاتے رہے۔ بہت دعا گو اور ذکرِ الٰہی میں مشغول رہتے تھے۔ اپنے پیچھے سات لڑکے اور پانچ لڑکیاں اور ایک بیوہ یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ موصی تھے جنازہ آپ کے صاحبزادگان بذریعہ جناب ایکسپریس ۲۸؍جنوری کو ربوہ لائے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں نماز جنازہ پڑھائی جس کے بعد موصی ہونے کی وجہ سے تدفین مقبرہ بہشتی ربوہ میں عمل میں آئی۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے۔ پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا فرمائے اور مرحوم کے نیک اعمال کی پیروی میں سب کو خادمِ دین بنائے۔ آمین

(خاکسار شیخ عبد الواحد واقفِ زندگی۔ دار الصدر شمالی ربوہ)

(۲) افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ محترم شیخ مولا بخش صاحب باورچی مرحوم درویش قادیان کے بیٹے مکرم عبد الرحمٰن صاحب (المعروف بابو) ۵۵ سال کی عمر میں ۳۰؍جنوری بروز جمعۃ المبارک ربوہ میں عارضہ قلب سے وفات پا گئے۔ اِنّا للّٰہ و اِنّا الیہ راجعون۔

۳۱؍جنوری کو بعد نماز عصر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت نماز جنازہ پڑھائی جس کے بعد عام قبرستان میں تدفین عمل میں آئی۔

مرحوم نے چار لڑکے اور پانچ لڑکیاں اپنی یادگار چھوڑی ہیں جن میں سے دو لڑکیاں شادی شدہ ہیں۔ احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت کرے اور جنت میں بلند مقام عطا فرمائے ان کے اہل و عیال کا حافظ و ناصر ہو اور جملہ لواحقین کو صبرِ جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین

(۳) میری بھاوجہ محترمہ اقبال بیگم صاحبہ، زوجہ برادرم ڈاکٹر محمد احسان صاحب (ترک) صدیقی ساکن پورن نگر سیالکوٹ شہر ۳۰؍جنوری ۱۹۷۶ء بروز جمعۃ المبارک بوقت پونے آٹھ بجے رات بعمر ۶۳ سال مولا حقیقی سے جا ملیں۔ اِنّا للّٰہ و اِنّا الیہ راجعون۔ مرحومہ کا جنازہ ۳۱؍جنوری کو بوجہ موصیہ ہونے کے ربوہ لایا گیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت بعد نماز عصر نماز جنازہ پڑھائی۔ بعدہٗ بہشتی مقبرہ میں ان کی تدفین کی گئی۔ مرحومہ نے اپنی یادگار دو لڑکے اور ایک لڑکی (جو شادی شدہ ہیں) اور متعدد پوتے پوتیاں چھوڑی ہیں۔

احبابِ جماعت سے مرحومہ کے درجات کی بلندی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ نیز یہ کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو صبرِ جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔

(ڈاکٹر محمد شفیع صدر جماعتِ احمدیہ پنڈی بھٹیاں ضلع گوجرانوالہ حال ربوہ)

مسجدِ اقصیٰ پر یہودی قبضہ کی سازش کے خلاف جمعہ کو پاکستان میں یومِ احتجاج منایا جائیگا

اسرائیلی عدالت نے یہودیوں کو مسجد اقصیٰ میں عبادت کرنے کی اجازت دیدی

اسلام آباد ۳؍فروری۔ قومی سیرت کمیٹی نے اپیل کی ہے کہ قبلہ اول مسجد اقصیٰ میں یہودیوں کو عبادت کی اجازت دینے کے خلاف جمعہ ۶؍فروری کو یوم احتجاج منایا جائے۔ قومی سیرت کمیٹی کے اجلاس میں ایک قرارداد منظور کی گئی جس میں تمام مسلمان حکومتوں سے پُرزور اپیل کی گئی ہے کہ وہ اِس اہم مذہبی معاملے میں فوری طور پر مشترکہ موقف اختیار کریں۔ سیرت کمیٹی نے نام نہاد اسرائیلی مملکت کی یہودی عدالت کے اس فیصلے کو جس کے تحت یہودیوں کو بھی مسجد اقصیٰ میں عبادت کا حق دیا گیا ہے غیر قانونی قرار دیا اور اس پر گہری تشویش اور سخت نفرت کا اظہار کیا ہے۔ قرارداد میں یہودی عدالت کے فیصلے کو مسجد اقصیٰ کی حرمت کے منافی قرار دیتے ہوئے واضح کیا گیا ہے کہ اسلامی دنیا صیہونیت کی اس حرکت کو ہرگز برداشت نہیں کرے گی اور دنیا بھر کے مسلمان مسجد اقصیٰ کی حرمت کی حفاظت کے لئے بڑی سے بڑی قربانی دینے سے بھی گریز نہیں کریں گے۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴